از عدالت عظمی

سینٹرل بینک آف انڈیا اور دیگر

بنام

سیکسن فارمز اور دیگر

7 اکتوبر 1999

[جی ٹی ناناوتی اور ایس این پھکن، جسٹسز]

فوجداری قانون:

قابل انتقال دستاویزات ایکٹ، 1881: دفعہ 138 شرط، شق (b)۔

نوٹس –مقصد– نوٹس کی آخری لائن میں کہا گیا ہے: "براہ کرم ادائیگی کرنے کا بندوبست کریں" –منعقد: نوٹس کا مقصد چیک کے دراج کو اپنی غلطی کو درست کرنے کا موقع دینا اور ایماندار دراج کو تحفظ فراہم کرنا ہے– اس لیے نوٹس میں چیک کی رقم کی ادائیگی کا مطالبہ کرنا پڑتا ہے– نوٹس کی آخری سطر ادائیگی کے لیے واضح مطالبہ ہے– اس لیے، عدالت عالیہ نے ادائیگی کے اس مطالبے کو نظر انداز کرنے اور دفعہ 482 ضابطہ فوجداری– فوجداری ضابطہ، 1973، دفعہ 482 کے تحت شکایت کو کالعدم قرار دینے میں غلطی کی۔

نوٹس –کے تقاضے– منعقد: (i) تحریری طور پر ہونا چاہیے، (ii) چیک کی واپسی کے پندرہ دن کے اندر غیر ادا شدہ کے طور پر دیا جانا چاہیے اور (iii) چیک کی رقم کی ادائیگی کا مطالبہ کرنا ہوگا۔

نوٹس –ادائیگی کا مطالبہ– کی خدمت –منعقد: دفعہ 138 کے تحت شکایت درج کرنے کے لیے ایک شرط پیشگی ہے۔

دفعہ 138 شرط، شق (اے) –چیک– پیش کرنا– بار کی تعداد– منعقد: ادا کنندہ کو اس کی میعاد کی مدت کے اندر کسی بھی وقت چیک پیش کرنے کا حق حاصل ہے۔

مدعا علیہ نمبر 1 شراکت فرم نے اپیل کنندہ بینک سے ایک کروڑ روپے سے زیادہ کا قرض لیا اور مذکورہ قرض کی جزوی ادائیگی کے لیے تین چیک جاری کیے۔ یہ چیک جمع کرنے کے لیے پیش کیے گئے تھے لیکن "رقم ناکافی" کے ریمارکس کے ساتھ واپس موصول ہوئے۔ اس کے بعد، اپیل کنندہ نے مدعا علیہ نمبر 1 کو دو نوٹس بھیجے جس میں کہا گیا تھا کہ وہ ان چیک کو دوبارہ پیش کرے گا اور اگر ان کی ادائیگی نہ کی گئی تو اس معاملے کی اطلاع پولیس کو دی جائے گی۔ نوٹسوں میں مدعا علیہ نمبر 1 کے خلاف فوجداری مقدمہ درج کرنے کا

حق محفوظ رکھا گیا ہے اگر اس نے ادائیگی کا انتظام نہیں کیا۔ مانا جاتا ہے کہ مدعا علیہ نمبر 1 کو نوٹس موصول ہوئے۔

تمام چیک بینک کو دوبارہ پیش کیے گئے لیکن اسی ریمارکس کے ساتھ واپس کر دیے گئے کہ "فنڈز نا کافی ہیں"۔ اس کے بعد، اپیل کنندہ بینک نے عدالتی مجسٹریٹ فرسٹ کلاس کی عدالت میں قابل دستاویزات ایکٹ، 1881 کی دفعہ 138 کے تحت شکایات درج کیں جنہوں نے شکایات کا نوٹس لیا۔ لیکن عدالت عالیہ نے فوجداری ضابطہ اخلاق 1973 کی دفعہ 482 کے تحت شکایت کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دے دیا کہ ایکٹ کی دفعہ 138 کے تحت کوئی مناسب نوٹس درکار نہیں تھا اور کہا کہ ادائیگی کا کوئی مطالبہ نہیں تھا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد:۔1۔1۔اگرچہ، قابل دستاویزات ایکٹ، 1881 کی دفعہ 138 فقرہ (b) میں نوٹس کی کوئی شکل تجویز نہیں کی گئی ہے، لیکن ضرورت یہ ہے کہ بینک سے چیک کی واپسی کے بارے میں معلومات موصول ہونے کے پندرہ دن کے اندر تحریری طور پر نوٹس دیا جائے اور نوٹس میں چیک کی رقم کی ادائیگی کا مطالبہ کیا جانا چاہیے۔ [A–538؛H–537]

1.2۔نوٹس کا مقصد چیک کے دراج کو اپنی غلطی کو درست کرنے کا موقع دینا اور ایماندار دراج کی حفاظت کرنا بھی ہے۔ دفعہ 138 کی شق (بی) میں مطالبے کے نوٹس کی خدمت ایکٹ کی دفعہ 138 کے تحت شکایت درج کرنے کے لیے ایک فقرہ ہے۔ [538–ب]

2.1۔ادائیگی کے مطالبے کے حوالے سے، عدالت عالیہ کی رائے تھی کہ "نوٹس میں ارادہ یہ تھا کہ چیک دوبارہ پیش کیا جا رہا ہے اور درخواست گزار/ درخواست گزار کو چیک کو دوبارہ پیش کرنے پر ادائیگی کا انتظام کرنا چاہیے"۔ [538–ای]

2.2۔تاہم، چیک کو اس کی میعاد کی مدت کے اندر بینک کو کتنی بار بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔ لہذا، اپیل کنندہ بینک کو بینک کو چیک دوبارہ پیش کرنے کا قانونی حق حاصل تھا جیسا کہ نوٹسوں میں اشارہ کیا گیا ہے اور اس لیے، جواب دہندگان بینک کے بذریعے یا براہ راست اپیل کنندہ بینک کو ادائیگی کا انتظام کر سکتے تھے۔ ایسا نہ کرنے سے دفعہ 138 کی شق واضح طور پر متاثر ہوتی ہے۔ [538–F؛ G]

3۔موجودہ معاملے میں، نوٹس کی آخری سطر میں لکھا ہے: "میرے کلائنٹ کی ناخوشگوار کارروائی سے بچنے کے لیے براہ کرم ادائیگی کا بندوبست کریں۔" یہ ایک واضح مطالبہ ہے جیسا کہ فقرہ 138 (بی) کے تحت ضروری ہے۔ عدالت عالیہ نے نوٹس میں اس آخری سطر کو نظر انداز کرتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے غلطی کی کہ ادائیگی کا کوئی مطالبہ نہیں تھا۔ [538–D؛E]

فوجداری اپیل کا عدالتی حد اختیار 1999: کی فوجداری اپیل نمبر 1056–57۔

1997 کے فوجداری ایم اے نمبر 636– 37 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 7.8.97 کے فیصلے اور حکم سے۔

التاف احمد، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، (اوسی ماتھر، محترمہ میرا ماتھر)، جے بی ڈی اینڈ کمپنی کی طرف سے اپیل گزاروں کی طرف سے

جواب دہندگان کے لیے آر ایف نریمن، محترمہ کاماکشی ایس مہلوال، اومانا تھ سنگھ، امیت دھرپن اور راجیو مہتا

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

فوکان، جسٹس ۔اجازت دی گئی۔

یہ دونوں اپیلیں شکایت کنندگان کی طرف سے مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے معروف سنگل جج کے فیصلے اور حکم کے خلاف ہیں، گوالیار بنچ نے 1997 کے مسک کرمنل کیس نمبر 636 اور 637 میں منظور کیا۔متنازعہ فیصلے اور حکم کے ذریعے عدالت عالیہ نے دفعہ 482 فوجداری پی سی کے تحت دائر درخواستوں کو منظور کر لیا اور عدالتی مجسٹریٹ، فرسٹ کلاس، گوالیار کے سامنے زیر التوا 1995 کے کیس نمبر 172 اور 1156 نامی فوجداری کارروائی کو کالعدم قرار دے دیا۔

مدعا علیہ نمبر 1، ایک شراکت داری فرم، نے اپیل کنندہ بینک سے ایک کروڑ روپے سے زیادہ کا قرض لیا اور مذکورہ قرض کی جزوی دوبارہ ادائیگی کے لیے، 1 لاکھ روپے، 2 لاکھ روپے اور 3950000 روپے کے لیے 29.3.94 کے تین چیک جاری کیے۔تینوں چیک جمع کرنے کے لیے بینک کو پیش کیے گئے لیکن اپیل کنندہ نے 25.4.94 اور 19.6.94 پر "فنڈز ناکافی" ریمارکس کے ساتھ واپس وصول کیے۔اپیل کنندہ بینک نے وکیل کے بذریعے 2.5.94 اور 27.6.94 کے دو رجسٹرڈ نوٹس بھیجے اور اس بات پر کوئی تنازعہ نہیں تھا کہ نوٹس موصول ہوئے تھے۔تمام چیک دوبارہ بینک کو پیش کیے گئے لیکن اسی ریمارکس کے ساتھ واپس کیے گئے یعنی "فنڈز ناکافی"۔اس کے بعد، اپیل کنندہ بینک نے قابل دستاویزات ایکٹ، 1881 (مختصر طور پر ایکٹ) کی دفعہ 138 کے تحت دو شکایات درج کر کے جوڈیشل مجسٹریٹ فرسٹ کلاس سے رابطہ کیا۔مجسٹریٹ نے دونوں شکایات کے حوالے سے نوٹس لیا لیکن عدالت عالیہ نے فوجداری کارروائی کو صرف اس بنیاد پر کالعدم قرار دیا کہ ایکٹ کی دفعہ 138 کے تحت کوئی مناسب نوٹس درکار نہیں تھا۔

ہم نے فریقین کے وکیل کو سنا ہے اور فیصلہ کرنے کے لیے مختصر سوال یہ ہے کہ کیا ایکٹ کی دفعہ 138 فقرہ (بی) کے تحت مطلوبہ درست نوٹس موجود تھے۔

ہم نوٹس کے متعلقہ حصے کو نیچے نکالتے ہیں جو دونوں نوٹسوں میں یکساں ہے:

" دونوں چیک کا اچھلنا ایک انتہائی سنگین معاملہ ہے۔ چیک جاری کرنے کا مذکورہ عمل یہ اچھی طرح جانتے ہوئے کہ اس کی ادائیگی نہیں کی جائے گی، قابل دستاویزات ایکٹ کی دفعہ 138 کے تحت ایک جرم ہے۔ اس ایکٹ توضیعات کے مطابق میرا موکل اس نوٹس کے بذریعے آپ کو مطلع کرتا ہے کہ میرا موکل دوبارہ دونوں چیک کی نمائندگی کرے گا اور اگر وہ بغیر ادائیگی کے واپس کیے جاتے ہیں تو میرا موکل آپ سب کے خلاف مناسب مجرمانہ کارروائی شروع کرنے کے لیے پولیس کو اس معاملے کی اطلاع دے گا۔ میرے مؤکل کے پاس مزید یہ حق محفوظ ہے کہ وہ زیر بحث چیک اور اوپر دی گئی تفصیلات کی عدم ادائیگی پر آپ سب کے خلاف فوجداری مقدمہ دائر کرے۔ اگر آپ میرے کلائنٹ کی ناخوسگوار کارروائی سے بچنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو براہ کرم چیک کی ادائیگی کا انتظام کریں۔"

ایکٹ کے دفعہ 138 میں، دیگر باتوں کے ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جہاں کسی شخص کے ذریعے کسی دوسرے شخص کو رقم کی ادائیگی کے لیے کسی بینکر کے ساتھ رکھے گئے کھاتے پر کھینچا گیا کوئی چیک بینک کے ذریعے ادا نہ کیا گیا ہو، یا تو اس وجہ سے کہ اس کھاتے میں موجود رقم چیک کا احترام کرنے کے لیے ناکافی ہے یا یہ کہ یہ اس کھاتے سے ادا کی جانے والی رقم سے زیادہ ہے، ایسے شخص کو مذکورہ بالا سیکشن کے تحت جرم سمجھا جائے گا۔ مذکورہ سیکشن فقرہ کے مطابق جب تک کہ اس میں مذکور تین شقیں پوری نہ ہوں تب تک سیکشن توضیعات لاگو نہیں ہوں گی۔ ان اپیلوں میں ہمارا تعلق شق (ب) سے ہے جس کا حوالہ ذیل میں دیا گیا ہے :

" (b) ادائیگی کرنے والا یا ہولڈر، جیسا بھی معاملہ ہو، چیک کے دراج کو تحریری طور پر نوٹس دے کر مذکورہ رقم موصول الیہ کا مطالبہ کرتا ہے، اس کی طرف سے بینک سے چیک کی واپسی کے بارے میں اطلاع موصول ہونے کے پندرہ دن کے اندر۔ اور

اگرچہ، مندرجہ بالا شق (ب) میں نوٹس کی کوئی شکل تجویز نہیں کی گئی ہے، لیکن ضرورت یہ ہے کہ بینک سے چیک کی عدم ادائیگی کے طور پر واپسی کے بارے میں معلومات موصول ہونے کے پندرہ دن کے اندر تحریری طور پر نوٹس دیا جائے اور نوٹس میں چیک کی رقم کی ادائیگی کا مطالبہ کیا جائے۔

نوٹس کا مقصد چیک کے دراج کو اپنی غلطی کو درست کرنے کا موقع دینا اور ایماندار دراج کی حفاظت کرنا بھی ہے۔ دفعہ 138 کی شق (بی) میں مطالبے کے نوٹس کی خدمت ایکٹ کی دفعہ 138 کے تحت شکایت درج کرنے کے لیے ایک فقرہ ہے۔ موجودہ اپیلوں میں اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نوٹس تحریری طور پر تھے اور یہ اپیل کنندہ بینک کی طرف سے چیک کی واپسی کے حوالے سے معلومات موصول ہونے کے پندرہ دن کے اندر بھیجے گئے تھے۔ لہذا، صرف اس سوال کی جانچ کی جانی چاہیے کہ آیا نوٹس میں ادائیگی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

اوپر نکالے گئے نوٹس کے حصے کی آخری سطر درج ذیل ہے:

" میرے کلائنٹ کی ناخوسگوار کارروائی سے بچنے کے لیے براہ کرم ادائیگی کا بندوبست کریں۔" ہماری رائے میں یہ ایک واضح مطالبہ ہے جیسا کہ دفعہ 138 کی شق (ب) کے تحت ضروری ہے۔

ادائیگی کے مطالبے کے حوالے سے، عدالت عالیہ کی رائے تھی کہ" نوٹس میں ارادہ یہ تھا کہ چیک دوبارہ پیش کیا جا رہا ہے اور درخواست گزار/ درخواست گزار کو چیک کو دوبارہ پیش کرنے پر ادائیگی کا انتظام کرنا چاہیے"۔ عدالت عالیہ نے نوٹس کی آخری لائن کو دیکھا جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے اور اس لیے اس نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ ادائیگی کا کوئی مطالبہ نہیں تھا۔

چیک کو اس کی میعاد کی مدت کے اندر بینک کو کتنی بار بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔ مذکورہ بالا کے پیش نظر، اپیل کنندہ بینک کو بینک کو چیک دوبارہ پیش کرنے کا قانونی حق حاصل تھا جیسا کہ نوٹسوں میں اشارہ کیا گیا ہے اور اس لیے جواب دہندگان بینک کے بذریعے یا براہ راست اپیل کنندہ بینک کو ادائیگی کا انتظام کر سکتے تھے۔ ایسا نہ کرنے سے دفعہ 138 کی شق واضح طور پر متاثر ہوتی ہے۔

نوٹسوں میں کہا گیا تھا کہ چیک دوبارہ پیش کرنے پر اگر ادائیگی نہ کی گئی تو اپیل کنندہ بینک جواب دہندگان کے خلاف مناسب مجرمانہ کارروائی شروع کرنے کے لیے پولیس کو اس معاملے کی اطلاع دے گا۔ نوٹسوں میں مذکورہ بالا بیان کی طرف ہماری توجہ مبذول کراتے ہوئے جواب دہندگان کی جانب سے زور دیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ بینک کا ارادہ پولیس تفتیش شروع کرنا اور ایکٹ کی دفعہ 138 کے تحت شکایت درج کرنا نہیں تھا۔

ایکٹ کی دفعہ 142 کے تحت، عدالت صرف موصول الیہ کی طرف سے تحریری طور پر کی گئی شکایت پر دفعہ 138 کے تحت قابل سزا جرم کا نوٹس لے سکتی ہے۔ اس لیے پولیس ایکٹ کی دفعات 138 کے تحت تحقیقات شروع نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن اگر کسی چیک کی بے عزتی کی جاتی ہے تو دراز خود کو تعزیرات بھارتیہ کی مختلف دفعات کے تحت قانونی چارہ جوئی کے لیے بے نقاب کر سکتا ہے جو قابل شناخت ہیں اور پولیس تفتیش شروع کر سکتی ہے۔ نوٹس میں جو اشارہ کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ ایکٹ کے تحت اپیل کنندہ بینک کی طرف سے قانونی کارروائی کے علاوہ، پولیس کو مطلع کر کے تعزیرات ہند توضیعات کے تحت جواب دہندگان کے خلاف کارروائی کرنے کا حق انتخاب کھلا رکھا گیا تھا۔ لہذا، جواب دہندگان کے لیے تعلیم یافتہ وکیل دلیل کی کوئی طاقت نہیں ہے۔

اوپر بیان کردہ وجوہات کی بناء پر ہم یہ مانتے ہیں کہ نوٹس درست اور مناسب تھے اور اس لیے عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ ایکٹ کی دفعہ 138 کے تحت ادائیگی کے لیے کوئی مناسب نوٹس نہیں تھا۔

نتیجے میں، عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دے کر دونوں اپیلوں کی اجازت دی جاتی ہے اور نیچے کی عدالت کو دونوں شکایات کی درخواستوں میں مقدمے کی سماعت کے ساتھ آگے بڑھنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

وی ایس ایس

اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this
document